

توفیق و شرف

مفتی محمد فہیمہ مصطفائی

بہارِ اسلامی اور ہمارے دور کا ہر مسلمان

ہر حافظ، ہر قاری، ہر گھر، ہر سکول، ہر کتب، ہر جامعہ اور ہر مسلمان
کیلئے ضروری رسالہ

توحید و شرک

ترتیب:

ابو حسان محمد فہیم مصطفائی
مدرسہ جامعہ المصطفائی

ناشر

مکتبۃ النعمان ونیدوالہ گلجوڑانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{ جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں }

نام رسالہ ----- توحید و شرک

مرب ----- محمد نعیم مصطفائی 0300-4408838

پہلا ایڈیشن ----- اکتوبر 2010ء

تعداد ----- 1200

دوسرا ایڈیشن ----- نومبر 2010ء

تعداد ----- 1200

سلمات ----- 32

ہدیے ----- 24 روپے

{ جملہ کے پتے }

مکتبہ قادریہ میڈو مصطفیٰ چوک گوجرانوالہ کرا نوالہ یک شاپ لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت دارالافتاء دارالکیت لاہور، مسلم کتابری دارالکیت لاہور
مکتبہ جمالہ و صراط مستقیم نوار چوک گجرات، مکتبہ المصطفیٰ سیالکوٹ
مکتبہ المصطفیٰ احمدیہ انارک نوالہ گوجرانوالہ، مکتبہ دارالعلوم دارالکیت لاہور
مکتبہ المستند احمدیہ انارک کیت لاہور، مکتبہ جمال کرمہ دارالکیت لاہور
مکتبہ شائے مصطفیٰ دارالاسلام چوک گوجرانوالہ، مکتبہ فیضان العلوم دارالپیشہ

❖ فہرست ❖

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	قرآن کی قرین	5
2	قرآن کا سہار	6
3	توحید کی دو اقسام	7
	1- عربوں کی توحید	7
	2- مشرکوں کی توحید	8
4	میں رسول اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق	9
	مکمل ہے	9
	اللہ کے لیے کے قدم کا کمال	9
	اللہ کے لیے کے ہاتھ کا کمال	10
	اللہ کے لیے کی آگاہی کا کمال	11
	اللہ کے لیے کے کاموں کا کمال	12
	فرق کی دوسری قسم	12
	فرق کی تیسری قسم	12
4	سوال و جواب	15
5	سوال و جواب	18
6	انٹرنیٹ کی سطح پر علماء: ایک نئی بات	16
	ہفت نمبر (1)	16
	ہفت نمبر (2)	17
	ہفت نمبر (3)	17
	ہفت نمبر (4)	17
	ہفت نمبر (5)	17
	ہفت نمبر (6)	18

18	پاورنمبر (۷)	
18	پاورنمبر (۸)	
19	پاورنمبر (۹)	
20	پاورنمبر (۱۰)	
20	پاورنمبر (۱۱)	
20	پاورنمبر (۱۲)	
22	سوال و جواب	7
22	سوال و جواب	8
23	[کود ج] [کود ج] [کود ج]	9
23	اس بات پر کون سے شرعی کے احکامات	10
23	نہت نمبر (۱)	
23	نہت نمبر (۲)	
23	نہت نمبر (۳)	
23	نہت نمبر (۴)	
23	نہت نمبر (۵)	
24	نہت نمبر (۶)	
26	نہت نمبر (۷)	
26	نہت نمبر (۸)	
26	نہت نمبر (۹)	
26	نہت نمبر (۱۰)	
26	نہت نمبر (۱۱)	
27	شرعی و مذاہب	11
26	سوال و جواب	12
29	ماحول و مراجع	13

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ شرک کی تعریف و توضیح ☆

شرک کا لغوی معنی، برابری، تجدد، شرک کی واضح تعریف جو علماء کرام نے کی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی وصف کو غیر اللہ کیلئے اس طرح ثابت کرنا جس طرح اور جس حیثیت سے وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا علم ازل سے ابدی، ذاتی اور غیر محدود و محدود کل (بہ تکبر سے ہوتے) ہے، اسی طرح نبی اور ولی کو بھی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ ہر مصلحت کو کمال کا مستحق اور تمام صوبہ و ملک سے پاک ہے، اسی طرح غیر اللہ بھی ہے تو یہ شرک ہو گا اور یہی وہ شرک ہے جس کی وجہ سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور غیر تو یہ مر گیا تو ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایجنٹ بن گیا اور اسی شرک کے حلقہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الشّٰرِكِيْنَ ۝ يَهْدِي الْقَوْمَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مِّنْ غَدِشٍ وَّزَيْدٍ ۝ لَّهُمْ فِيْهَا مَزٰجٌ ۝۱۶)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو نہیں ہدایت دے گا اور اس کے علاوہ جسے چاہے اللہ دے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو وہ اللہ کی گمراہی میں جا پڑے گا۔“
ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَاِذَا قَالِ الْقَوْمُ لَا إِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُعَذِّبُهُمْ فَلَا إِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُنصِّرُهُمْ فَلَا إِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝۱۳)

ترجمہ: ”اور جب قوم کہے گا کہ اللہ ہی تعالیٰ نے اپنے بچے سے نصرت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بچے اللہ ہی تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شرک نہ دے گا کیونکہ شرک بہت بڑا گم ہے۔“
قرآن مجید کے بعد ازاں یہ وہاں کہ میں بھی شرک کی گمراہی میں گئی ہے:

{عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ أَوْعِظَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَلَاثٍ لَا تُشْرِكُ بِهِمْ فَخِيفْتُ وَأَنْ فُيْتُ وَخَرَفْتُ }

[مشکوۃ المصابیح: کتاب الامان باب الکفار وعلمائہم والفقہاء والفقہات: ۱۰۹]..... [سنن ابی حنیفہ: ۲۱۰-۲۱۱]

ترجمہ: "میرے ساتھ میرے مثل فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے دس کلمات کی نصیحت کی، میں آپ ﷺ نے لرایا کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنانا اگرچہ تجھے کئی کد یا جانے اور تجھے جاو یا جانے۔"

[اللائتیناف]: دیکھئے رسول اللہ ﷺ شرک سے بچنے کی یہاں تک تاکید کرتے ہیں کہ اگر جان بھی جانے تو بھی شرک نہیں کرنا کیونکہ یہ ایک سنگین جرم ہے جو کہ کامل معافی ہے۔

☆ شرک کا معیار ☆

جس فعل کا شرک ہو یا شخص سے ثابت ہو، وہ واقعی حرام اور ممنوع ہو گا اور جس فعل کے شرک ہونے پر قرآن وحدیث میں ممانعت نہ ہو تو اس کو ٹوٹا ٹوٹا اپنی طرف سے شرک ٹھہرانا اور اس کے ممنوع ہونے کے ثبوت دینا سراسر حماقت اور نادانی ہے کیونکہ اگر ہر جگہ شرک یا ہم شرک کا بلاؤ لیں اعتبار کر لیا جائے تو دلائل اسلام اس قدر تنگ ہو جائے گا کہ تلاش کرنے سے بھی کوئی مسلمان نہ ملے گا، مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سوجود ہے، آپ کی غیر کہ ہرگز سوجود نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اس سے شرک کا وہم پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی سوجود اور فیض اللہ بھی سوجود، لہذا اس فیض اللہ کو معدوم کہنا چاہئے حالانکہ کوئی مائل بھی اس بات کو ماننے کیلئے تیار نہ ہو گا، لہذا یہاں کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر سوجود ہے جبکہ فیض اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھاری طور پر سوجود ہے۔

☆ توحید کی اقسام ☆

مفہوم کے اعتبار سے توحید کی دو اقسام ہیں:

(۱): اَللّٰهُ اَوَّلُوْنَ كِي تَوْحِيْد (۲): خَارِجِيُوْنَ كِي تَوْحِيْد

{ خَارِجِيُوْنَ كِي تَوْحِيْد }

اَللّٰهُ تَعَالٰی كے سوا خواہ کوئی نمی اور یا دلی یا جنی یا فرشتہ کسی میں بھی قطعاً نقصان اور بھلائی اور برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی ہمارا اور ماننا شرک ہے۔

اگر کوئی یہ سمجھے کہ نمی، دلی، فرشتہ وغیرہ کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ہے از خود یا اَللّٰهُ تَعَالٰی نے اُن کو ایسی قدرت دی ہے تو ایسا شخص از روئے کتاب اَللّٰهُ صِدِّق مہارک شرک ہے، کسی بھی نمی دلی کو پکارنا، اُن سے دعا مانگنا، اُن کو ماضی و حاضر و علم پر ماننا شرک ہے، نمی دلی کیلئے علم طیب ذاتی یا صحتی دونوں شرک ہیں، نمی دلی کو مشکل کشا ماننا اور اُن کے وسیلے سے دعا مانگنا شرک ہے۔

حضرات گرامی! یہ ہے خارجی توحید کہ خارجی توحید والے امن و ایمان اَللّٰهُ صِدِّق و اَللّٰهُ عَلِیْم اَللّٰہ میں فرق نہیں کرتے، اسی لئے یہ جنوں اور کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات کو اَللّٰهُ تَعَالٰی کے نہیں اور دلیوں پر چسپاں کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ جیسے بہت کچھ اور ناکارہ ہیں۔ کسی بھی قسم کے قطع و نقصان کے مالک نہیں۔ اسی طرح اَللّٰهُ تَعَالٰی کے نمی دلی بھی کچھ قطع و نقصان پہنچانے کے مالک نہیں۔

خارجی توحید میں جس طرح بہت کچھ اختیار ماننا شرک ہے، اسی طرح نمی دلی کیلئے بھی اختیار ماننا شرک ہے، انہیں لوگوں کے بارے میں حضرت مہدی الشیخ مریضی طاب اللہ کا قول موجود ہے:

{ وَ تَحْتٰی اَمْنِ عِلْمِہٖ وَ سِعِ طَعْمِہٖ یَرٰ عِلْمَہٗ جِزَآءِ خَلْقِہٖ حَلُوٌّ وَ قُلٌّ : اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ اَوَّلٰی اٰیٰتِہٖ تَزَالُ ہٰی الْکَلْبُ وَ یُضَعَلُوْہَا عَلٰی الْفُلِّ مِیْنٌ }

{ صحیح بخاری ۱۰۲۳/۲ کتاب صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم باب فضل الدعاء ج: ۱۰۲۳/۲ }

ترجمہ: ”حضرت مہدی الشیخ مریضی طاب اللہ انہیں اَللّٰهُ تَعَالٰی کی مخلوق میں بدتر لوگ سمجھتے تھے اور آپ فرماتے کہ بے شک یہ لوگ جو آیات کفار کے بارے

تزلزل ہوتی ہیں، ان کو مسخوں پر چاہا کرتے ہیں۔“

{ اللہ والوں کی توحید }

اللہ والوں کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، خدا ذات میں، صفات میں، اور افعال میں، وہی مستقل عبادت ہے، اس کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، وہی سب کا خالق ہے، وہی سب کا مالک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اسی کے محتاج ہیں، وہ جو چاہے کرے، اسے کوئی نہیں چھو سکتا اور چاہے تو ان ہی ان میں مارا جیس جہاں کرے، اس کا کوئی عمل نہیں۔

الحاصل! توحید ہی سب کچھ ہے اور جو کوئی خدا کے یہ کلمات نہ مانے، وہ مشرک ہے اور ناجانی جہنمی ہے، لیکن اللہ وعدہ الا شرک نے اپنی مظلوم اور اپنے ارادے سے احکام جاری کرنے کیلئے ہر ماہل و اسباب پیدا کئے ہیں تاکہ اس کی شان بے نیازی یہ ہے کہ گن فرمائے تو سب کچھ ہو جائے مگر اس کے باوجود اس نے ہر کام کیلئے اسباب پیدا فرمائے ہیں، مثلاً: برزخ وہی ہے مگر اس نے اپنی قدرت کاملہ سے رزق کے اسباب پیدا فرمائے، مثلاً وہی ہے مگر اس نے خلا کیلئے اسباب پیدا فرمائے، اور انہیں اور جڑی بوٹیوں میں شکار گن ہے اور ان دونوں کو دپ تعالیٰ نے ہی پیدا فرمایا ہے، پھر انسان کو ان دونوں کو استعمال کرنے کیلئے علم بھی اللہ تعالیٰ نے ہی عطا کیا ہے۔

الحاصل! اگر آگ جلاتی ہے تو یہ اسی کی قدرت کا مظہر ہے، چاند سورج ستارے روشنی دیتے ہیں تو اسی کی قدرت کا مظہر ہیں، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی، ولی، مخلوق کیلئے فیض دے گا تو یہ بھی اسی خالق کی قدرت کے مظہر ہیں۔

لہذا اللہ والوں کی توحید میں میں دون اللہ یعنی جوں اور انبیاء و اولیاء میں بہت فرق ہے، اللہ والوں کے نزدیک بہت دغیر و ذاتی کسی قسم کے قطع نقصان کے مالک نہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ کے نبی اور ولی بندوں کی مدد کرنے پر قادر ہیں اور ان کی مشکلات دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اسلئے کہ اولیاء اللہ اور دون اللہ میں بہت فرق ہے، اور اصل میں انجی وہ

کہو ہے جو غل غور ہے کہ جب تک اولیاء اللہ اور مکن ذوالن اللہ یعنی بہت ذخیرہ میں لائق نہ کیا جائے گا اصل توحید اور شرک کا مفہوم کچھ نہیں آئے گا۔

☆ من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق ☆

اب آئے دیکھتے ہیں کہ میں اللہ اور اولیاء اللہ میں کس کس لحاظ سے لائق ہے:

(پیشہ و مشاقت)

خارجیوں کا یہ کہنا ہے کہ میں دلہا لفظ سے مراد فی دلی ہیں لہذا اسی طرح میں دلہی لفظ بھی نہ کسی کی بھارتیہ تھے، کسی کو طبع قصاں پہنچانے پر قادر نہیں، اسی طرح انبیاء و اولیاء بھی کسی کو طبع قصاں پہنچانے پر قادر نہیں، تو اگر ان کی یہ بات تسلیم کر لی جائے تو ہر لازم آئے گا کہ جس طرح انہوں نے پاؤں تو ہیں لیکن ان میں تو یہ حرکت نہیں، اس میں ہاتھ تو ہیں لیکن ان میں پکڑنے کی قوت نہیں، ان میں کان تو ہیں لیکن ان میں قوت سماع نہیں، اسی طرح انہوں نے جملہ اعضاء پر کار ہوئی، نہ وہ چل سکتے، نہ پکڑ سکتے، نہ دیکھ سکتے، نہ سونہ سکتے، نہ سنی سکتے، نہ حال و فکر حقیقت میں ہی نہیں ہے۔

اب آئیے اللہ تعالیٰ کے نبی کے ان مذکورہ اعضاء یعنی پاؤں، ہاتھ، آنکھ اور کان کے کمالات پر غور کریں۔

☆ اللہ کے نبی کے پاؤں کا کمال ☆

(۱): { عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: وأبنت فاطمة أحسن من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الناس من حمير بن لحيان وجهه من عروق أخذ النور في عشرين وعول عليه كأنها آيات من شعري، لذلك لم يولد القسطنطين إلا لغيره من غيري }

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑا کر کوئی عینی نہیں دیکھا گویا سورج آپ کے چہرہ پہلوک میں گردش کرتا تھا اور میں

نے جو پہلے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جب آپ ﷺ پہلے تو یہیں معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ کے قدموں کے نیچے زمین پلنی جا رہی ہے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ دھا کرتے تھے اور جو پہلے میں محنت اٹھاتے اور آپ ﷺ کی آسانی بے تکلف پہلے کر رہی سب سے آگے تھے۔

[مشکوٰۃ المصابیح: ج ۱، باب ۱۱، حدیث ۱۱۰۰]

(۲) : { عَنْ لُقَاةَ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْإِبْرَاقَ وَخَضِرَ وَخَضِرَانِ ﷺ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ ﷺ: الْبَيْتُ أَخَذَ لُقَاةُ عَلِيٍّ نَبِيٍّ ﷺ وَصَلَّى وَفَتَنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ }

ترجمہ: "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہاں فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے، پس اُحد پہاڑ کا نیچے لگ چڑا، پس حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میرا اُحد پہاڑ اگر تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔"

[صحیح بخاری: کتاب المغایب، باب قول النبی: فرجفت بهم، مسند سلیمان: ۵۱۹/۲ (رقم الحديث: ۳۶۸۶)]

[بخاری: ۳۶۸۶] (رقم الحديث: المسجل: ۳۶۸۶) [مسند ترمذی: کتاب المغایب، باب فی حلقہ]

[مسند: ۴۱۰/۲ (رقم الحديث: المسجل: ۳۶۸۶)] [مسند ابی داؤد: کتاب المغایب، باب فی المغایب: ۴۱۰/۲ (رقم الحديث: المسجل: ۳۶۸۶)]

[۴۱۰/۲ (رقم الحديث: المسجل: ۳۶۸۶)]

☆ اللہ کے نبی کے ہاتھ کا کمال ☆

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز سکھانے پر حاضری اور دوران نماز اپنا ہاتھ بٹھو فرمایا جیسے کسی کو پکڑ رہے ہوں، پھر اختتام نماز پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

{ إِنِّي وَاللَّيْلَةُ لَأَتَوَلَّى مِنْهَا خَضِرًا وَتَوَلَّى مِنْهَا خَضِرًا } [البقرة: ۲۵۵]

ترجمہ: "میں نے جنت کو دیکھا، پس میں اس میں سے ایک طرف توجہ دے گا، اگر میں

اس خوشے کو توڑ لیجئے تو قرب حق دنیا تک اس کو نکالتے رہتے۔“

[صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ باب صلوة الکسوف: ۱۱/۲۳۴ (رقم الحدیث: المسجل: ۱۹۳)] (رقم الحدیث: القبر: ۱۰۵۳)۔ [صحیح مسلم: کتاب الکسوف: باب ما یقرأ من علی النبی فی صلوة الکسوف: ۲۵۶/۱ (رقم الحدیث: المسجل: ۱۵۱۴) (رقم الحدیث: المسجل: ۲۱۰۹)]

[الْاَلْبَتَاف]: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے جنت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا حالانکہ جنت ساتویں آسمان پر ہے اور زمین سے پہلے آسمان کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ایک آسمان کی موٹائی بھی پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، لیکن حال باقی تمام آسمانوں کا ہے، گویا آپ ﷺ نے سات چار سو سال کی مسافت پر جنت کو دیکھا تو حیرانی نہیں بردہ کرائی مسافت پر جنت کو دیکھ سکتے ہیں اور زمین پر بردہ کراپے تمام عکاسوں کو بھی دیکھ سکتے۔

☆ اللہ کے نبی کی آنکھ کا کمال ☆

ہماری آنکھ آگے دیکھ سکتی ہے اور قریب ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ نبی کی آنکھ پیچھے بھی دیکھتی ہے: جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

{عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ خِرُّونَ فَلَئِنْ عَلِمْتُمْ لَأَنْتُمْ فَهَؤُلَاءِ} (بخاری: کتاب الصلوٰۃ: باب صلاة اللام الفاس فی الدعاء: ۱۱/۵۶۱ (رقم الحدیث: المسجل: ۲۰۱) (رقم الحدیث: القبر: ۳۱۸)۔ [صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ: باب الامر بحسن الصلوٰۃ: ۱۸۰/۱ (رقم الحدیث: المسجل: ۶۳۳) (رقم الحدیث: المسجل: ۶۵۵)]

”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میرا قبلہ صرف اس طرف ہے، میں اللہ کی قسم اٹھتا ہوں کہ تمہارا دل اور غشوعہ پیچھے نہیں ہے بلکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

[صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ: باب صلاة اللام الفاس فی الدعاء: ۱۱/۵۶۱ (رقم الحدیث: المسجل: ۲۰۱) (رقم الحدیث: القبر: ۳۱۸)۔ [صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ: باب الامر بحسن الصلوٰۃ: ۱۸۰/۱ (رقم الحدیث: المسجل: ۶۳۳) (رقم الحدیث: المسجل: ۶۵۵)]

☆ اللہ کے نبی کی قوت و سامعہ کا کمال ☆

حضرت سلیمان علیہ السلام کا انگڑتین سوئیل دور دورائی نعل سے گزر رہا تھا:

(فَأَمَّا إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُسْلِمُونَ) لَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ لَا يُتَلَاوَمُ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ عَنِ الْوَحْيِ
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (سجده: ١٨)

ترجمہ: "ایک بچہ گلی روٹی کھا رہا تھا اس نے گھروں میں چلی جا کر کہیں کہیں
 سیر کیا اور اس کا لنگر بے خبری میں کچل خور لیا۔"

[الانقياد]: حضرت سلیمان علیہ السلام نے غی میں سوئل کے واسطے سے جیغی کی آواز سن لی اور فکر و غم میں جانے کا حکم دیا تاکہ بیج غیاں اپنے ٹوں میں گھس جائیں تاکہ آج کل راستی چھوڑتے ہوئے عروج پر ہے خود روٹن کے درجے ہر ایک سے ہر ایک چیز کو دیکھا جاسکتا ہے لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی پیدا نہیں ہوا جس سے جیغی کی آواز سنی جاسکے۔ یہ آواز سنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا شمار مجرہ ہے جہاں عقل انسانی عاجز ہے تو جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی قوت و راستہ کا یہ کمال ہے تو تا حد امکان انھیں عقل کی قوت و راستہ کا کچھ بڑا کمال ہوگا۔

☆ **مَنْ دَانَ اللَّهَ وَأَوْلِيَاهُ اللَّهُ مِثْلَ فَرْقٍ كِي دُومَرِي وَجْه** ☆

اس میں فرق کی خاطر صورتیں بالائی جائیں گی۔

[۱]: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس جگہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے دوست۔

[۲]: مسلمانوں نے اللہ کو اپنے والا شریک سمجھا کر اللہ کو اپنے والا بنوایا۔

[۳]: میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر شخص کو اللہ کی رضا و رغبت سے ہمراہ کرے۔ آمین

(الأنعام والعنكبوت من ذرئ آدم خضبت جهنم) [الأنعام: ٥٨]

ترجمہ: "بے شک تم اور جن کو تم اپنے تعالیٰ کے علاوہ سب سے بڑا اور بڑا مانتے ہو۔"

جبکہ اہل اسلام اپنے نئے والوں کو جنت میں لے کر جا رہے تھے۔

جیسا کہ ہمیں ہمارے اساتذہ، حضرت اہل بیت علیہ السلام نے بتایا ہے:

(تصليح الناس يرفع الله درجة كل واحد منكم: أهل الجحيم، أهل النيران من

أهل النار على الرجل فيقول يا أباي العبد كرمك لم استغفبك لثقتك خذني

فَالَّذِي يَهْتَفِعُ لَهُ وَيَعْلُو هُوَ جَلِيٌّ قَهْرًا: اِنْعَادُ مَكْرُومٍ نَدْوً لِمَنْ تَكْبَرُ عَلَيْهِ: اَلْهَيْطُ لَمْ يَكُنْ
فَالَّذِي يَنْصَبُ: وَيَقُولُ: يَا قَلَانِ! اَقْبِلْ مَكْرُومَ يَنْخَبِئُ فِي خَاجَةِ مَخْلَا وَنَحْلًا: فَلَمْ يَكُنْ
تَكْبَرُ: اَلْهَيْطُ لَمْ يَكُنْ

ترجمہ: "مگر قیامت کے دن صف در صف کھڑے ہوں گے، حضرت یہی نصیر
فرماتے ہیں کہ یہ جتنی فزک ہوں گے، میں ایک جتنی مھیں گزرے گا، میں دو کہے گا کہ
اے قلاں! کیا تجھے یاد نہیں وہ دن جب تُو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا تو میں نے تجھے
پانی پلا تھا ساری کہتے ہیں کہ وہ جتنی اس کیلئے سڑاؤ کرے گا سہرا یک جتنی گزرے
گا اور کہے گا کہ کیا تجھے یاد نہیں وہ دن جب میں نے تجھے حضور کر دیا تھا، میں وہ جتنی اس
کیلئے سڑاؤ کرے گا، یہی نصیر فرماتے ہیں کہ ہر ایک جتنی کہے گا کہ اے قلاں! کیا
تجھے یاد نہیں وہ دن جب تُو نے مجھے قلاں ملاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں تیرے لئے چلا گیا
تھا، میں وہ جتنی بھی اس کی سڑاؤ کرے گا۔"

[سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل المسلم المداہنہ ۲۶۲۲ (رقم المسند للشیخ: ۳۶۵۵۰)]

[۳]: میں وہ دن اللہ کے ساتھ دھڑکتی کرتا لازم ہے اور دھڑکتی کرنے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

بھیا کہ قرآن مجید میں ہے:

{فَمَنْ أَتَعْلَمُ بِمَا تُطْعَمُونَ وَاِيَّاهُ فَلَقَدْ اسْتَفْتَحَ بِهَذَا قَوْلُهُ اَلْهَيْطُ لَمْ يَكُنْ

لَا اَلْيَافُ اَلْهَيْطُ} (الدور: ۲۵۹)

ترجمہ: "اور جو شیطان کو دالے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان دے تو اس نے بڑی مہم
کہ تھی جسے کبھی نہیں نکلتا۔"

جبکہ اولیاء اللہ کے ساتھ دھڑکتی کرتے دالے سے اللہ تعالیٰ (اعلان جنگ فرماتا ہے۔

{عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَلَا عَلٰی
وَلِيٍّ فَقَدْ اَفْلَحَ الْغَرْبُ}

[اصحیح بخاری کتاب طواف باب طواف معہ ۱۶۳۲۲ (رقم المسند للشیخ: ۶۰۲۱۱)]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دھڑکتی کی، میں اس سے اعلیٰ جنگ کرتا ہوں۔"

[۵]: من ذوالنہدہ اللہ ایک کبھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: [لَنْ يَخْلُقُوا ذُلًّا وَلَا زُلًا وَلَا هُمُ الْخَالِقُونَ] [الحج: ۳۰]

ترجمہ: ”نہدہ ہرگز ایک کبھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سب مع ہو جائیں۔“

جبکہ اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بڑے بڑے پروردگار بن جاتے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[الَّذِينَ اخْلَقُوا لَكُمْ مِنَ الْمَرْءِ الْكَافِرِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ] [نور: ۲۱]

ترجمہ: ”اور ہے لعنہ اللہ پر کفار کے لیے مٹی سے پروردگار کی طرح صورت بنائے گا، پھر اس

میں پھر تک ماروں گا اور اللہ ﷻ کے حکم سے فوراً زخم ہو جائے گا۔“ [ان معراج: ۳۹]

[۶]: من ذوالنہدہ اللہ ایک ذرہ نہیں آٹھا سکتے جبکہ اولیاء اللہ کی من و زنی تحت کو کلمہ ہا سے

آٹھا کر کلمہ شام میں ایک آنکھ چپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آتے ہیں

قرآن کو اسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[اَلَا اِنَّكَ بِهٖ لَئِیْلٌ اَنْ یُّوَلِّدَ لَیْلٌ مِّثْلَ لَیْلِکَ فَلَمَّا زَا وَاسْتَفْزَا جَعَلَا لَیْلًا هٰذَا

مِنْ فَضْلِ زَیْنٍ] [القدر: ۳۰]

ترجمہ: ”میں اس کو لڑائی کا آپ کی آنکھ چپکنے سے پہلے، یوں جب اس (حضرت

سلیمان علیہ السلام) نے تحت کو اپنے پاس رکھا اور کہا تو فرمایا کہ یہ میرے رب ﷻ کے فضل سے

ہے۔“

[۷]: من ذوالنہدہ اللہ کا سر دیکھتے ہوئے ہیں وہ کہہ نہیں کر سکتے جبکہ اللہ ﷻ کے دست

مردوں کو بھی زخم کر دیتے ہیں، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[وَاِخْرِجْنَا مِنْهَا وَنَاوِلْهُمُ الْخُزْءَ مِنْ حَلِیٍّ لِّمَیْمَنِهِمْ] [ان معراج: ۳۹]

ترجمہ: ”اور میں اللہ ﷻ کے حکم سے مردوں کو زخم کرتا ہوں۔“

[۸]: من ذوالنہدہ اللہ کے ساتھ دہائی کی قرآن نے خدمتِ جان کی ہے:

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ اَمْ يَخْلَعُوْنَ مِنْ دُوْنِ مَا يَخْلَعُوْنَ اَمْ يَخْلَعُوْنَ اَلْوَلِيْنَ } [الشورى: ۶۷]

ترجمہ: ”کیا انہوں نے اَللّٰہ کے علاوہ اور دوست بنائے ہیں، انہیں اَللّٰہ ہی دوست ہے۔“

جبکہ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کرنے کا اَللّٰہ نے پتہ فرمایا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَمَنْ يَخْلُقْ اَللّٰهُ زَوْجًا لِّمَنْ يَشَاءُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنَّا فَتُحِبُّهُمْ اَللّٰهُ يَتُوبْ عَلَيْهِمْ } [المائدہ: ۵۶]

ترجمہ: ”اور جو اَللّٰہ اور اُس کے رسول ﷺ اور مومنوں کو اپنا دوست بنائے تو

ہے اَللّٰہ اُن کی عاصت ہی غائب ہے۔“

سوال: یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ توحید یہ ہے کہ اس کی ذات و صفات میں کمی کو بھی

شریک نہ ضمیرایا جائے، ماب علم اَللّٰہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ہم یہ کمی دوسرے کیلئے ثابت کریں تو کیا یہ شرک ہوگا؟ سچ یا سہم اَللّٰہ تعالیٰ کی صفات ہیں، اگر ہم کسی دوسرے کیلئے سچا اور دیکھنے کی صفات ثابت کریں تو کیا یہ شرک ہوگا؟

جواب: یہ شرک نہیں ہے کیونکہ حیات کی صفت خدا اور بندوں دونوں میں ہے، بظاہر شرک نظر آ رہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ کی حیات اور بندوں کی حیات میں بہت فرق ہے، اَللّٰہ تعالیٰ کی حیات ذاتی، غیر محدود اور غیر قاتی ہے، آگزی اور ابدی ہے جبکہ ہماری حیات محدود، قاتی اور عارضی ہے تو جب اَللّٰہ تعالیٰ کی حیات آگزی ہے اور ہماری قاتی تو شرک غم ہو گیا، یہی تصور تمام مذاہب میں پائے گا۔

سوال: کیا اَللّٰہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کوئی قوت پیدا نہیں کی، اگر کی ہے تو یہ شرک ہو

گا اور اگر نہیں کی تو پھر پھر اور انسان میں کیا فرق ہوگا؟

جواب: اَللّٰہ تعالیٰ قادر و قادر ہے اور اُس نے ہمارے میں بھی قدرت و اختیار پیدا کیا ہے

مگر یہ شرک نہیں کیونکہ اَللّٰہ تعالیٰ قادر ہونے میں کسی کا صلاح نہیں جبکہ ہمارے صلاح ہیں، جیسے

علم، سمیع اور بصیر وغیرہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں مگر یہ بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں مگر یہ شرک نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں جبکہ ہماری صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔

آپ شرک کا مفہوم واضح ہو گیا کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کی ذاتی ہیں، وہی صفات کسی اور کے لئے ثابت کریں گے تو شرک ہوگا اور جو صفات اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا کی ہیں، ان کو ثابت کرنے سے شرک لازم نہیں آئے گا، اگر یہ بات حق ہو کر کوئی علم والا، سمیع والا اور بصیر والا ہو۔

مختصرہ خلاصہ: آئیے قرآن پاک کی چند آیات مبارکہ سے جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات علم، سمیع، بصیر اور رحمت وغیرہ کسی کو عطا کی ہیں یا نہیں؟

جائزہ: [۱]: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{إِنَّ اللَّهَ لَکَافٍ لِّیَ وَفِیْ ذَٰلِکَ حِجْمٌ} [النجم: ۶۵]

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان رحم کرنے والا ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{وَمَا کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ زَحِیْمًا} [الاحزاب: ۳۳]

ترجمہ: ”اور وہ مسخوں پر رحم کرنے والا ہے۔“

جبکہ ان آیات کریمہ کے مقابلے میں یہ آیت چڑھیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{لَقَدْ جَاءَنَا کُتُبُکُمْ وَتَنَزَّلُ عَلَیْکُمْ غُزُفٌ مِّنْ غُلَاقٍ فَخُذْ حَقَّکُمْ وَخُذُوا غُلَاقَکُمْ

بِالْمُؤْمِنِیْنَ ذُو زُفُرٍ} [الحج: ۱۲۸]

ترجمہ: ”بے شک تمہارے پاس تمہیں میں سے دو رسول ﷺ نازل کئے

ہیں یہ تمہارا مشقت میں چڑا کر رہا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے،

مومنوں پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔“

جائزہ: [۲]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{لَقَدْ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا} [البقرہ: ۲۵۷]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔“

ہیکہ اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[اَنْذَرُوْكُمْ اللّٰهُ وَرَسُولَهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ] [المائدہ: ۵۵]

ترجمہ: ”یہ ایک اٹھ تعالیٰ، اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ہمارے وعدہ نگار ہیں۔“

چانچہ: [۳]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ لِمَا يَصْلٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ] [البقرہ: ۲۱۳]

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

ہیکہ اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ پڑھیں۔

[وَالَّذِي يَهْدِي مَن يَشَاءُ لِمَا يَصْلٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ] [البقرہ: ۵۲]

ترجمہ: ”اور یہ ایک آپ ﷺ ضرور ہے جسکی ہدایت ہے۔“

چانچہ: [۴]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰهِم مِّنْ غَيْرِ مَن دُوْنِ] [البقرہ: ۲۵۵]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ اور انھیں اور میروں سے دشمنی کی طرف دلا ہے۔“

ہیکہ اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[كِتٰبَ الْاٰزِیْمٰتِ لِمَن مَّخَّرَ مِنَ النَّاسِ مَنَ الْغُلٰمٰتِ اِلٰی الْاٰمَنُوْا] [المرعبہ: ۱]

ترجمہ: ”ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ ﷺ کی طرف بٹول کیا ہے تاکہ آپ ﷺ

لوگوں کو آخر میروں سے دشمنی کی طرف نکالیں۔“

چانچہ: [۵]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[لَا اِنۡ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَدِ اجْرٰنَا] [احمد: ۱۳۹]

ترجمہ: ”یہ ایک عزت تو تمام اٹھ تعالیٰ کیلئے ہے۔“

ہیکہ اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[وَبِذِ الْاِیْمٰنِ قُوْا لِرَبِّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ] [المائدہ: ۸۰]

ترجمہ: ”اور عزت تو اٹھ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کیلئے ہے۔“

چauff: [۶]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{وَلَكِنْ طَائِفَتٌ مِّنْ نَّسَائِكَ} [نور: ۲۰]

ترجمہ: ”ہاں! لیکن اُن طائفہ سے چاہے پاک کرتا ہے۔“

چھک: اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{وَيَعْلَمُهَا الْكَتِبُ وَالْحِكْمَةُ وَلَوْ كُنْتُمْ بِهِم} [نور: ۲۰]

ترجمہ: ”اور آپ ﷺ انہیں کتاب اور حکمت میں علم سکھائیں اور انہیں خوب مقرر فرما دیں۔“

چauff: [۷]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{الَّذِينَ قَالُوا لَنُؤْتِيَنَّكَ جَنَّتًا مِّثْلَ هَذِهِ} [نور: ۳۲]

ترجمہ: ”اُن طائفہ بانوں کو دے دیتا ہے ان کی موت کے وقت۔“

چھک: اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{قُلْ يَتُوبُ إِلَيْكُمْ فَلَنُؤْتِيَنَّكَ جَنَّتًا مِّثْلَ هَذِهِ} [نور: ۳۲]

ترجمہ: ”اے حبیبِ علو! عفو فرما دیتے کہ ملکِ اُمت ہی تمہیں دے دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔“

چauff: [۸]: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{قُلْ لَا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبُ اِلَّا هُوَ} [نور: ۶۵]

ترجمہ: ”تم لوگو! کہ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں جہاں سوائے اُن تعالیٰ کے۔“

چھک: اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{عَلِيمُ الْغَيْبِ فَلَا يَخْفِيهِ عَلَىٰ غَيْبٍ عِلْمًا بِالْاٰمِنِ اَوْ غُطِّيَ مِنْ رَّسُوْلٍ} [نور: ۶۶]

ترجمہ: ”غیب تو جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو سلا نہیں کرتا سوائے اپنے پیغمبر و رسولوں کے۔“

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَكُمْ عَلَى الشَّيْءِ وَلَئِنْ كَانَ اللَّهُ يُخَيِّبُ مِنْ زَعْمِهِ مَنْ يَشَاءُ}

[ال عمران: ۱۷۹]

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں کہ اسے کام لوگرا تمہیں غیب کا علم دے وہی اظہارِ کائنات لیتا چاہے رسولوں سے کہے جاوے۔“

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا ظَنُّ عَلَى الشَّيْءِ يُضِلُّنَّ} [الحکور: ۲۳]

ترجمہ: ”اور یہی غیب بتانے میں پھیل نہیں۔“

اب ایک جگہ میں طبعِ عیب نبوی کی نفی ہو رہی ہے جبکہ تین آیات میں اثبات ہو رہا ہے تو دونوں نفی اور اثبات حق ہیں کہ نفی طبعِ ذاتی کی ہے جبکہ اثبات طبعِ صفائی کا ہے۔

جائزہ: ۹: [۹]: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ لِيُؤْذِيَ لَهَا شَيْعٌ} [الاحقاف: ۷۰]

ترجمہ: ”اللہ کے علاوہ اس کا کوئی حواشی ہے نہ سبب نہ۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غَظَبُهَا} [الفر: ۳۳]

ترجمہ: ”اے حبیبِ خلقی اللہ غلبہ و تسلیم! آپ لہر مار چکے کہ قضاوت تو سب

اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“

جبکہ اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَا يَمْلِكُونَ الشَّيْءَ غَظَبًا لَمْ يَنْفَعِ الْخَلْقَ جَهَنَّمُ الْخَلْقِ خَلْقًا} [البرق: ۷۰]

ترجمہ: ”لوگ قضاوت کے مالک نہیں مگر یہی جنہوں نے جس کے پاس قرآن لکھا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{يَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الشَّيْءَ غَظَبًا لَمْ يَنْفَعِ الْخَلْقَ جَهَنَّمُ الْخَلْقِ خَلْقًا} [البرق: ۷۰]

ترجمہ: ”اس دن کسی کی سفارش لایم نہ دے گی مگر اس کی کہ جس نے جس نے

اجازت دی اور اس کی بات پر غور فرمائی۔“ [حد: ۱۰۹]

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{عَنِ الْمُنَافِقِ قَدْ أَخْلَعَهُ عَيْنُهُمَا كُفً لَّهُ فَيُحِبُّ عُذْبَهُ} [احزاب: ۸۵]

ترجمہ: ”جو منافق سوارش کرے اس کیلئے اس میں سے حصہ ہے۔“

جاء: [۱۰]: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ حُذِرُوا لَاسْتَفْتَحُوا وَخِذْلُوا} [نور: ۵۹]

ترجمہ: ”اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس بات پر راضی ہوتے جو اٹھ تھالی اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں خط لکھا۔“

جاء: [۱۱]: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا تَنْفَعُ الْإِنَّمَاءُ لَإِنَّ الْأَعْيُنَ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَا تَنظُرُ} [نور: ۷۳]

ترجمہ: ”انہیں کیا برکت کی، نہ کھانسی، نہ کھانسی، اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں اپنے فضل سے نفی کر دیا۔“

جاء: [۱۲]: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَأَذَانُ لَوْ سَمِعَ لَكُنَّ عَيْنًا} [نور: ۷۴]

ترجمہ: ”اور اے محبوب! یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے کھانسی نہ سنے گی اور تم نے اسے نصیحت دی۔“

محترم قارئین! یہ چھ آیات کریمہ بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کی، ان میں معمولی بھی غور و فکر کریں تو یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جن اوصاف و کمالات اور افعال کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی ہے، ایسا انہیں بالکمال و مفہوم کے ساتھ ان افعال و غیرہ کی نسبت تا حدِ امکان یا نہ ہو سکتا، وغیرہ کی طرف کی گئی ہے لہذا یہ بات سراہہ جاہت ہو رہی ہے کہ

اللہ تعالیٰ بھی رؤف اور رحیم..... رسول اکرم ﷺ بھی رؤف اور رحیم

اللہ تعالیٰ بھی مومنوں کا دل..... رسول اکرم ﷺ بھی مومنوں کے دل

اللہ تعالیٰ بھی پڑی..... رسول اکرم ﷺ بھی پڑی
 اللہ تعالیٰ بھی ٹھکتوں سے نکالنے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی ٹھکتوں سے نکالنے والا
 اللہ تعالیٰ بھی عزت والا..... رسول اکرم ﷺ بھی عزت والے
 اللہ تعالیٰ بھی پاک کرنے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی پاک کرنے والے
 اللہ تعالیٰ بھی عطاء کرنے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی عطاء کرنے والے
 اللہ تعالیٰ بھی فنی کرنے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی فنی کرنے والے
 اللہ تعالیٰ بھی انجام کرنے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی انجام کرنے والے
 اللہ تعالیٰ بھی غیب جاننے والا..... رسول اکرم ﷺ بھی غیب جاننے والے
 اللہ تعالیٰ بھی موت دینے والا..... حضرت عزرا علیہ السلام بھی موت دینے والے

محرم اور یحییٰ اب بتائیں کیا یہ شرک ہو گیا ہے؟ غار جیوں کی توحید کے مطابق تو یہ مکمل شرک ہے تو پھر کیا قرآن خود شرک کی تعظیم دے رہا ہے؟ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن تو شرک مٹانے آیا ہے، نہ کہ پہچانے تو پھر ان آیات کا کیا مفہوم ہوگا جس سے قرآن شرک سے پاک ثابت ہو جائے تو یاد رکھیے کہ ہر مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، اس کے تمام اوصاف و کمالات اور اختیارات ذاتی، غیر مخلوق اور لامحدود ہیں جبکہ رسول اکرم ﷺ اور دیگر اولیاء و صالحین وغیرہ کے اوصاف و کمالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، یہ کلام انبیاء و اولیاء و مخلوق، سارے اور محدود ہیں تو جب نسبت میں فرق ہو گیا تو شرک بھی ختم ہو گیا کیونکہ شرک تو تب ہو جب دونوں صورتیں مکمل برابر ہوں جبکہ یہاں برابری نہیں ہے بلکہ نسبت کے فرق کی وجہ سے دونوں علیحدہ علیحدہ صورتیں ہیں۔

سوال: ان کو کوئی یہ کہے کہ مشرکین عرب بھی تو حق کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں سمجھتے تھے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کے حصول کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس کے باوجود قرآن پاک نے انہیں مشرک کہا اور تم بھی انبیاء اور اولیاء کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہو تو پھر جن اور اولیوں میں کوئی فرق نہ ہو۔

جواب: یہ بات درست نہیں کہ مشرکین جن کو کھانا نہیں مانتے تھے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے

قرب کا درجہ رکھتے تھے بلکہ ان کو خدا کے برابر رکھتے تھے، اسی وجہ سے مشرک بھی قرآن پڑھنے لگے اور اس بات کا بھی خود قرائن گواہ ہے: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَا تَقْرَءُ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ مَغْتَسِلًا، الَّذِيْنَ يَتْلُوهُ مِنْهُمْ يُوْثِرُ الْمَغْلَبِيْنَ} [النجم: ۷۹، ۸۰]

ترجمہ: "خدا تعالیٰ قسم ہے کہ تم کوئی کراہی میں نہ ہو، جب تم تمہیں قرآن پڑھنا چاہو تو اس سے پہلے غسل کرنا چاہیے۔"

حضرت قاری نے مشرکین ان کو مستحق عبادت سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے نیز ان کے خود یک اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا لیکن پیدا کرنے کے بعد ان کو بت لائن کو عطا کر دی ہے، لہذا آپ اللہ تعالیٰ کوئی کام نہیں کرتا بلکہ یہ بت ہی سب کچھ کرتے ہیں تو یہ عقیدہ درست نہیں جبکہ انبیاء و اولیاء کے پاس سے کسی بھی مومن کا یہ قصہ عقیدہ نہیں کہ وہ خدا کے برابر ہیں یا وہ عبادت کے مستحق ہیں لہذا عبادت ہم صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں جبکہ ان مستحقین کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اس کے قرب کا درجہ ملتا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: {لَا تَقْرَءُ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ} **ترجمہ:**

پس تم نہ پکارنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔" [النجم: ۷۹]

یہ بات ضرور سمجھو اور اس کے علاوہ دیکھا یا بت مہار کہ سے عبارت ہوتا ہے کہ کسی شخص کو خدا کیلئے پکارنا یا اس سے شفاعت طلب کرنا کفر اور مشرک ہے، کیونکہ مشرک بھی ان کو خدا تصور نہیں کرتے تھے بلکہ محض تقرب کیلئے ان کو ماننے اور ان کی عظمت اور توفیق کرتے تھے۔

جواب: ان آیات مہار کہ سے یہ مطلب نکالنا کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو پکارنا مشرک و کفر ہے یہ بالکل درست نہیں کیونکہ کسی بھی مسلمان نے کبھی بھی کسی نبی یا ولی کو خدا نہیں سمجھا اور نہ ہی یہ سمجھا ہے کہ وہ ہذا خود اپنی خاص قدرت کے ساتھ کسی چیز پر قادر ہیں یا کسی نفع و نقصان کے مالک ہیں یا کسی چیز کو پیدا کرتے ہیں، بلکہ ہر مسلمان انکی اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، کسی بھی طرح وہ عبادت کے مستحق نہیں کہ ان کی عبادت کی جائے مگر چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں ان کو اللہ

تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے، مقرب بنایا ہے، مطلقاً اعلیٰ انعامات و اعزازات سے نوازا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے خاص رحمت نازل فرماتا ہے۔ ماہیے بندوں پر رحم فرماتا ہے، ان کے ذریعے اپنے بندوں کی تکالیف کو دور کرتا ہے جس کی شہادتیں قرآن و حدیث میں بے شمار ملتی ہیں، لہذا وسیلۃ الاموالیہ بکڑے والا اللہ تعالیٰ ہی کو حقیقی خالق و مالک اور نفع و نقصان کا مالک تصور کرتے ہوئے ان بزرگوں سے برکات حاصل کرتا ہے، اپنی تقدائے مہابت کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انھیں وسیلہ جانتا ہے لہذا معترض کی پیش کردہ تمام آیات و کرمات میں [تذخ] بمعنی [تغیذ] ہے یعنی غیر اللہ کو پکارنا شرک نہیں بلکہ غیر اللہ کی مہابت کرنا شرک ہے۔ اب آئیے چھ آیات کو تائید کی روشنی میں دیکھیں جن میں مفسرین کرام نے [تذخ] بمعنی [تغیذ] مانا ہے اور [ذوق اللہ] سے مراد اللہ کی کوئی نہیں بلکہ بت مروا لیے ہیں۔

تفسیر صاوی اور تفسیر جلالین میں ہے کہ [لا تذخ] بمعنی [لا تغیذ] ہے۔ آئیے اس بارے چھ آیات و کرمات کے حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

[۱]: {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ (ای یسجدون) مِنْ دُونِ اللَّهِ (ای غیر وہم الا صنام)}
[تفسیر صاوی: ۱۳۱] [جلالین: ۲۶۵]

[۲]: {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ (ای یسجدون) مِنْ دُونِ اللَّهِ (ای وہم الا صنام)}
[تفسیر صاوی: ۲۰۰] [جلالین: ۲۶۵]

تفسیر کشاف میں ہے: {وَالْآلِهَةُ الْفَلِینِ: یَذْخُوهُمْ الْکُفْلُ} [تفسیر صاوی: ۵۶۱]
ترجمہ: ”وہ خدا جن کی کفار مہابت کرتے تھے۔“

تفسیر کبیر میں ہے: {فَاَعْلَمَ اللَّهُ تَعَالٰی اَوْ هَٰذَا الْاٰخِرُ اَمْ یُفِیْضُ الْکُفْلُ} فَاَلْیَفَ الْاَوَّلٰی: اَلْهَمَّ لَا یُخْلَفُوْنَ هٰیثُ اَلْبَقِیَّةُ الْاٰخِرِیَّةُ : اَنْزَلَتْ خَیْرَ الْخَیَاطِی [تفسیر کبیر: المجلد العاشر: ۱۵۲۲۰]

ترجمہ: ”پس تو جان کہ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں کو کثیر مقامات سے طے کیا پس پہلی مفت پر بیان کی کہ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے دوسری مفت پر ہے کہ

ہر بات مردہ اور بے حیات تھی۔“

[۳]: {قُلْ اَوْدَعُوْهُمْ مَا لَدَعُوْنَ (يعبدون) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اِی الامنام)}

[الاحزاب: ۴۲] [جلالین: ۳۶۹]

تفسیر کبیر میں ہے: (وہی الامنام) (تسبیح کبیر: المجلد الرابع عشر: ۳۶۹)

[۴]: {قُلْ (لِلْكَافَرِۃِۙ لَعَنَۃُ) اَدْعُوْا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ (اِیْزَعَمُوْهُمُ اللّٰهُ)}

[النساء: ۲۴] [جلالین: ۳۶۹]

تفسیر کشاف میں ہے: [عَبْدُ اللَّهِ مَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ مِنَ الْأَسْمَاءِ]

[تفسیر کشاف: ۵۸۹، ۵۹۰]

ترجمہ: ”جن اقوام کی تم اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔“

[۵]: {يَدْعُوْا (يعبد) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مِنَ الصُّمِّ)}

[الحج: ۱۰۲] [جلالین: ۲۵۹]

تفسیر کبیر میں ہے: [قَالَ قَوْمٌ آلِهَةُ الْفُجَرِ هِيَ الَّتِي يَدْعُونَ]

[تفسیر کبیر: المجلد الثاني عشر: ۱۶۲، ۱۶۳]

ترجمہ: ”کڑی وہ قریب یہ ہے کہ اس شخص سے مراد وہ شرک پر مبنی اقوام کی پہچان کرتا ہے۔“

[۶]: {وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ (يعبدون) مِنْ دُوْنِهِ (اِیْضَرُوْهُمُ اللّٰهُ مِنَ الصُّمِّ)}

[الزمر: ۱۶] [جلالین: ۲۰۲]

تفسیر کشاف میں ہے: [وَالْآلِهَةُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ هُمَا الْكُفَرَاءُ] [تفسیر کشاف: ۳۶۱، ۳۶۲]

ترجمہ: ”وہ خدا جن کی کفار عبادت کرتے تھے۔“

تفسیر کبیر میں ہے: [بَعْضُ الْآلِیَّةِ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ لَهُمُ الْكُفَرَاءُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ]

[تفسیر کبیر: المجلد العاشر: ۲۶، ۲۷]

ترجمہ: ”وہ خدا جن کی کفار آخر ﷻ کے علاوہ عبادت کرتے تھے۔“

[۷]: {قَالُوا اِلَیْمَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ (يعبدون) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ}

[الاعراف: ۳۵] [جلالین: ۱۳۲]

تفسیر کبیر میں ہے: [عَلَمًا: اِنَّ طَرِیْقَی الْفُجَرِ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ لَهُمْ وَتَعْبُدُوْنَ لَهُمْ مِنْ

ذُوْنَ اَلْحِلْمِ [تفسیر کبیر: المعجم المصباح: ۵۲/۱۳]

ترجمہ: ”مطلب یہ ہے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شرکاء جن کو تم نکارتے ہو اور اللہ کے عطا کردہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔“

[۸]: { اِنَّ الدِّينَ تَدْعُوْنَ (لَعَبْدُوْنَ) } [الاعراف: ۱۶۶] [جلالین: ۱۴۶]

تفسیر کثاف میں ہے: [تَعْبُدُوْهُمْ وَتَسْتَغْنُوْنَ عَنْ اِلٰهِيْكُمْ ذُوْنَ اَلْحِلْمِ]

[تفسیر کثاف: ۱۴۶/۲۴]

ترجمہ: ”آٹھ کے عطا کردہ جن خداؤں کی تم عبادت کرتے اور جن کو تم خدا کہتے ہو۔“

تفسیر خازن میں ہے: [يَعْنِي اَنَّ الْاَعْلَامَ الَّتِي تَخْلُقُهَا هُوَ لَا يَمْنُ الْفُشَرِ عَمَلُوْنَ]

[تفسیر خازن: ۱۶۶/۲۴]

ترجمہ: ”یعنی وہ بت جن کی یہ شرک عبادت کرتے ہیں۔“

تفسیر معالم المتوعلیٰ میں ہے: [تَعْبُدُوْهُمْ وَتَسْتَغْنُوْنَ عَنْ اِلٰهِيْكُمْ]

[تفسیر معالم المتوعلیٰ: جلد اول، صفحہ ۱۶۶/۲۴]

ترجمہ: ”جن خداؤں کی تم عبادت کرتے اور جن کو تم خدا کہتے ہو۔“

تفسیر طبری میں ہے: [يَقُولُ جَعَلْتُ لَكُمْ اِلٰهًا لَّيْسَ الْفُشَرِ يَمْنُ مِنْ خَلْقِهِ الْاَوْثَانِ]

[تفسیر طبری: المعجم المصباح: ۱۰۳/۲۹]

تفسیر قرطبی میں ہے: [تَدْعُوْنَ (لَعَبْدُوْنَ)] [تفسیر قرطبی: المعجم المصباح: ۱۰۳/۲۹]

تفسیر کبیر میں ہے: [اَلْمَقْصُوْدُ مِنْ هَذِهِ الْاَيَةِ اَقَامَةُ اَلْحَبِيْبَةِ عَلٰى اَنَّ

الْاَوْثَانُ لَا تَصْلُحُ لِلْاِلٰهِيَّةِ] [تفسیر کبیر: المعجم المصباح: ۱۰۳/۲۹]

ترجمہ: ”اس آیت سے مقصود اس بات پر محبت قائم کرنا ہے کہ بت معبود

بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔“

[۹]: { وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ (اَيُّ اِلٰهِيْكُمْ) } [الاعراف: ۱۶۸] [جلالین: ۱۴۶]

تفسیر کبیر میں ہے: [اَنَّ الْفُشَرِ لَا يَمْنُوْنَ خِلْفَ الْاَعْلَامِ]

[تفسیر کبیر: المعجم المصباح: ۱۰۳/۲۹]

ترجمہ: ”اس سے مراد جنوں کی صفت بیان کرتا ہے۔“

[۱۰]: { وَلَا تَدْعُ (تعبد) مَنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ (اسی عبودتہ) وَلَا يَضُرُّكَ (ان لم تعبده) } [یونس: ۱۰۶] [جلد ۱۰: ص ۱۳۶]

تفسیر کبیر میں ہے: { قَالَ الْمُنْظَرُونَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَا نُنَادِي بِهِ الْأَلِهَةَ الْأُولَىٰ هِيَ حَقٌّ وَالْآخِرَةُ مَا أَتَاهَا لَا تَنْظُرُ وَلَا تَنْفَعُ } [تفسیر کبیر: المجدد: طبع: ۱۵۱۵ھ ص ۱۵۸]

ترجمہ: ”مفسر صحیح کام فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جنوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں تو دوسری آیت میں یہ بیان کیا کہ وہ کسی چیز کو پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔“

[۱۱]: { قُلْ إِيَّاكُمْ شِرْكَاءُ كُفُّوا عَنْهُ (تعبدون) مَنْ دُونِ اللَّهِ

(اسی غیر وہو هم الاصنام) } [اعراف: ۳۰] [جلد ۱۰: ص ۳۱]

محترم قارئین!

یہ کس قدر ختم طریق ہے! ان لوگوں کی جو قرآن مجید کو گج نہ رکھنے کی وجہ سے سومنوں کو مشرک کہتے رہتے ہیں اور کس قدر بدانت ہیں وہ لوگ جو قرآن مجید کی تلاوت گریحت کرتے ہیں حالانکہ یہ معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قرآن پاک میں کسی بھی مقام میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء مقام و منصب خاص کو پکارا مشرک نہیں کہا گیا، یہ خارجی بدانت اور غرور قرآن مجید کی تلاوت گریحت کر کے گج سومنوں کو مشرک کہتے ہیں، ان تمام آیات مبارکہ کے حوالہ جات ایسے لوگوں کیلئے تازیانہ ہے، اگر یہ لوگ تعصب کے پردے ہٹا کر دلائل آیات کے حوالہ جات پر غور و فکر کریں تو دلی کی دُعا بکشت ہی اٹھ روشن ہو جائے گی۔

محترم قارئین!

یاد رہے یہ تمام مفسرین کے حوالہ جات قدیم تفسیروں کے ہیں، یہ اس وقت کی تفسیریں ہیں

جس وقت سورج و مہر قوں کا دھرج بھی نہیں تھا لہذا ان کے حوالہ جات انتہائی مستحق اور قرآن حکیم کی بالکل صحیح تصویر ہے، اسلئے ہم غار میں کوٹھنچ کرتے ہیں کہ وہ آج سے دو سو سال قبل کی کسی ایک تفسیر سے کسی صحابی، کسی تابعی یا کسی مفسر کا قول ہی پیش کر دیں جس میں یہ بیان ہو کہ قرآن پاک میں [ندع] دون اللہ کے ساتھ استعمال ہوا اور اس کا معنی پکارنا کیا گیا ہو اور اس سے مراد اولیاء اللہ ہوں تو ہم اپنے عقیدے پر خود کرنے کیلئے تیار ہو جائیں گے ورنہ مخالفین کو چاہیے کہ جب حق واضح ہو جائے تو اسے قبول کر لیں، لہذا وہ اپنے ملحد عقیدے سے توبہ کر کے اسلام کے صحیح عقیدے کو اپنائیں۔

☆ ضروری وضاحت ☆

ان تمام آیات کے تفسیری حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہو گئی:

[۱]: وہ تمام آیات جن کو مخالفین اولیاء اللہ و صحابہ کرام پر چسپاں کرتے ہیں وہ سب مشرکین کے ہارے نازل ہو گئی جو حق کی پہچان کرتے تھے۔

[۲]: یہ بات ثابت ہوئی کہ اسکی تمام آیات جن میں [بدعون] کے ساتھ [من دون اللہ] ہے وہاں تمام قدیم مستحق مفسرین کرام و صحابہ کرام کے نزدیک [بدعون] معنی [بدعون] ہے اور [من دون اللہ] سے مراد کفار کے بت ہیں جبکہ اولیاء اللہ مراد لوگوں ہیں۔

[۳]: تمام آیات کے حوالہ جات سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حق کی عبادت کرنا ان کو پہچاننا شرک ہے جبکہ اولیاء اللہ و صحابہ کرام کو مشکل کے وقت پکارنا ان آیات سے شرک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ کسی بھی مستحق مفسر نے یہ مراد نہیں لیا لہذا قرآن پاک کی ان آیات میں اولیاء اللہ و صحابہ کرام کو مراد لینا قرآن پاک میں از خود حریف کرنے کے مترادف جو صریح گمراہی اور بامسئلتہ گناہ ہے۔

[سوال]: جس طرح کفاروں کو قریب الہی کا وسیلہ سمجھتے تھے وہی طرح تم بھی اولیاء اللہ کرام و صحابہ کرام کو قریب الہی کا وسیلہ سمجھتے ہو لہذا کفار کے بتوں اور قہارے وسیلوں کے درمیان کیا فرق ہوا؟

[جواب]: [۱]: زب تھائی نے کہیں بھی اولیاء کرام رحمہ اللہ کا وسیلہ ماننے کو کفر نہیں کہا بلکہ ان کے پوجنے کو شرک کہا ہے جبکہ کوئی بھی مسلمان ان کو پوجتا نہیں ہے بلکہ ان کا وسیلہ بنی کرتا ہے۔

[۲]: مشرکین نے جو کو وسیلہ بنا یا جو خدا تعالیٰ کے مومن ہیں جبکہ مسلمان ائمہ کے پیادوں کا وسیلہ بنی کرتے ہیں، یہ کفر نہیں بلکہ ایمان ہے۔ یہ کھو شرک لوگ گناہوں کا پانی لاتا ہے تو شرک، مسلمان آپ دہم لاتا ہے تو مومن کیونکہ مسلمان آپ دہم کی تعظیم اسلئے کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ یہ پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مجروح ہے اور طبیعت کی تعظیم ایمان ہے، اسی طرح شرک بھر کے آگے سر جھکا تا ہے تو شرک، دکانر جبکہ مسلمان کہہ کے سامنے سر جھکا لے تو مسلمان، بلکہ مرناسو کو پوجتے ہیں، پارگی مسلمان ہی دیتے ہیں، اعتراف کیا کہ ان اسلئے کہ کافر کے بقربوت سے نصرت ہے اسلئے نصرت کی تعظیم کی وجہ سے کافر جبکہ نصرت بھرا سو نکلیں سے نصرت ہے لہذا ان کی تعظیم کی وجہ سے یہ ناسن ہے۔

[۳]: مشرکین جن میں خدائی اثر اور ان کو جھوٹا خدا مان کر خدا مانگتے تھے، جیسے یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ائمہ کا بندہ کہتے تھے، مجر خدا کہنے لگے جبکہ اہل سنت کا کوئی بھی فرد انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء مقام رحمہم اللہ کو خدا کے بنے یا خدا نہیں کہتے۔

[۱]: قرآن مجید۔

[۲]: سبزوئی، محمد رفیع، مرقاۃ المفاتیح، دارالحدیث، بیروت۔

[۳]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۴]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۵]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۶]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۷]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۸]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۹]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۰]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۱]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۲]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۳]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۴]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۵]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۶]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

[۱۷]: تفسیر کبیر، امام غزالی، دارالحدیث، بیروت۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ يَا ذَا الْجَلَالِ

ہر حافظ، ہر قاری، ہر گھر، ہر سکول، ہر کتب، ہر جامعہ اور ہر مسلمان
کیلئے ضروری رسالہ

عقائد کوئیز

مؤلف :

محمد فہیم قاری مصطفائی

صدر مدرس جامعۃ المصطفیٰ

ناشر :

مکتبۃ الشَّعْبَانِ وَنِدِیْہِ وَالہِ عُلُوْجِہِ اَنْوَالہِ

مولانا محمد فہیم مصطفائی صاحب کی دیگر غیر مطبوعہ کتب کا تعارف

- ۱: اسلام کو فیصل (اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاقیات، حدود و اسلامی عبادات پر مشتمل پانچ قرآن کریم کی)۔
- ۲: تفسیر صراط المستقیم (صحابہ سے آغاز شدہ صحابہ و اہلسنت پر مشتمل پہلی قرآن کریم کی)۔
- ۳: تہ و بیہ حد (ان کی قرآن پر مبنی امور و مسائل پر مشتمل ایک مفید رسالہ کی)۔
- ۴: تہ و بیہ حد (سورہ کی قرآن پر مبنی امور و مسائل پر مشتمل پانچ رسالہ کی)۔
- ۵: تہ و بیہ حد (تیسرے دور کی قرآن پر مبنی امور و مسائل پر مشتمل چھ رسالہ کی)۔
- ۶: تہ و بیہ حد (صحابہ سے آغاز شدہ صحابہ و اہلسنت پر مشتمل 180 احادیث کا مجموعہ کی)۔
- ۷: عقیدہ اشاعت (اشاعت کی اقسام اور اس کی دھند پر مشتمل 88 صفحات کا رسالہ کی)۔
- ۸: تفسیر القرآن (پہلی ترکیبی اور پر مشتمل ایک مثنوی قرآن پر 55 صفحات کا رسالہ کی)۔
- ۹: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۰: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۱: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۲: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۳: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۴: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۵: قرآن و حدیث (پہلی قرآن کی)۔
- ۱۶: عقیدہ اشاعت اور عقیدہ کفر (صحابہ کرام کے اعتقاد و عقائد کے حوالہ پر مشتمل پانچ رسالہ 40 صفحات کا رسالہ کی)۔

مولانا محمد نعیم مصطفائی صاحب کی درسی غیر مطبوعہ کتب کا تعارف

[۱]: تفہیم القرآن، شرح ہدایۃ النعمی (وائے الحق) ماہیت کائنات کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۲]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح حاشیۃ علیہ (شرح لکھنؤ کی کتب پر مشتمل) درج ہے۔

[۳]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح تہذیب (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۴]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۵]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح مشکوٰۃ (مکتبہ اشرفیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی) درج ہے۔

[۶]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح ہدایۃ (مکتبہ اشرفیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی) درج ہے۔

[۷]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۸]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۹]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۱۰]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۱۱]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۱۲]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۱۳]: تفہیم القرآن الہدیہ، شرح شرح جامع (افاضل شائع عمل کرنے والی کلاسیکی شرح) درج ہے۔

[۱۴]: دس سالہ حلیہ، پیرچہ جہان (مکتبہ اشرفیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی، جامعہ اسلامیہ دہلی) درج ہے۔

درج ہے۔